سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعتہ المبارک،22۔فروری2019

(یوم الجمع،16۔جمادی الثانی1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 3

167

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22۔فروری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیوں

کی سالانہ رپورٹوں برائے سال 13-2012 پر بحث

ایک وزیر راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیوں کی سالانہ رپورٹوں برائے سال 13-2012 پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

169

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 22۔فروری 2019

(یوم الجمع، 16۔جمادی الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

وَٱلضُّحَىٰ ١ وَٱلَّيۡلِ إِذَا سَجَىٰ ٢ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ٣

وَلَلۡأٓخِرَةُ خَيۡرٞ لَّكَ مِنَ ٱلۡأُولَىٰ ٤ وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيكَ رَبُّكَ

فَتَرۡضَىٰٓ ٥ أَلَمۡ يَجِدۡكَ يَتِيمٗا فَـَٔاوَىٰ ٦ وَوَجَدَكَ ضَآلّٗا فَهَدَىٰ

٧ وَوَجَدَكَ عَآئِلٗا فَأَغۡنَىٰ ٨ فَأَمَّا ٱلۡيَتِيمَ فَلَا تَقۡهَرۡ ٩

وَأَمَّا ٱلسَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ ١٠ وَأَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ١١

سورۃ الضُّحیٰ آیات 1 تا 11

آفتاب کی روشنی کی قسم (1) اور رات (کی تاریکی) کی جب چھا جائے (2) کہ (اے محمدؐ) تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ (تم سے) ناراض ہوا (3) اور آخرت تمہارے لئے پہلی (حالت یعنی دنیا) سے کہیں بہتر ہے (4) اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے (5) بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی (بے شک دی) (6) اور رستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا رستہ دکھایا (7) اور تنگ دست پایا تو غنی کر دیا (8) تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا (9) اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا (10) اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرتے رہنا (11)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کرم کے آشیانے کی کیا بات ہے
آپؐ کے آستانے کی کیا بات ہے
لاکھوں نانے بھی ہیں اور نواسے بھی ہیں
ابنِ حیدرؓ کے ناناؐ کی کیا بات ہے
فاطمہؓ و علیؓ پھر حسنؓ اور حسینؓ
مصطفیؐ کے گھرانے کی کیا بات ہے
تک کے بولے نکیرینِ حاکم مجھے
مصطفیؐ کے دیوانے کی کیا بات ہے

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

تعزیت

سابق وزیر جناب ارشد خان لودھی اور گوجرانوالہ کے سکول کی چھت گرنے سے استانی مع بچہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ہمارے سابق وزیر جناب ارشد خان لودھی وفات پا گئے ہیں اُن کی مغفرت کے لئے فاتحہ خوانی کرائی جائے۔

محترمہ شاہین رضا: جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ گوجرانوالہ اُروپ میں ہماری ایک بہترین اُستانی ایلیمنٹری سکول کی چھت گرنے سے اپنے new baby سمیت شہید ہو گئی ہیں اُن کے لئے دعائے خیر کی جائے اور میں نے اس حوالے سے تحریک التوائے کار بھی جمع کروائی ہوئی ہے میں اُس پر بھی بحث کروں گی۔

جناب چیئرمین: جی، فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کرائی گئی)

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! اس رواں اجلاس کا جو ایجنڈا جاری ہوا ہے اُس میں محکمہ مائنز و منرلز کو شامل نہیں کیا گیا۔ مذکورہ محکمہ سے متعلق میرے بڑے اہم سوالات ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس محکمہ کے حوالے سے بہت ضروری معاملات ہیں جو اسمبلی میں آنے چاہئیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس محکمے کے سوالات کو رواں اجلاس کے ایجنڈے میں شامل کیوں نہیں کیا گیا؟ اگر غلطی ہو گئی ہے تو اُس غلطی کو درست کر کے اس محکمے کے سوالات کو schedule میں ضرور شامل کریں۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ اس محکمے کے سوالات کو schedule میں شامل کریں گے۔

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد وارث شاد کا ہے۔ جی، اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 811 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: گرلز و بوائز ہائی سکولوں میں ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*811: **جناب محمد وارث شاد:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خوشاب میں کتنے گرلز و بوائز ہائی سکول ہیں؟

(ب) کتنے سکولوں میں عارضی ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کام کر رہے ہیں اور کن سکولوں میں مستقل ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت تمام بوائز و گرلز ہائی سکولوں میں مستقل ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع خوشاب میں 59 گرلز ہائی سکولز اور 76 بوائز ہائی سکولز ہیں۔

(ب) ضلع خوشاب کے 26 بوائز ہائی سکولوں میں عارضی ہیڈ ماسٹر ز کام کر رہے ہیں جبکہ 41 گرلز ہائی سکولوں میں عارضی ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں۔ جن سکولوں میں مستقل ہیڈماسٹرز / ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں اُن کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہیڈ ماسٹر ز / ہیڈ مسٹریس کی بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ضروری کارروائی کے بعد عنقریب کیس بھیجا جا رہا ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی جانب سے ہیڈ ماسٹر ز / ہیڈ مسٹریس کی بھرتی کی سفارشات موصول ہونے پر ضلع خوشاب کے بوائز و گرلز ہائی سکولوں میں مستقل ہیڈ ماسٹر ز / ہیڈ مسٹریس تعینات کر دیئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو عارضی ہیڈماسٹر ز / ہیڈ مسٹریس لگائی ہوئی ہیں یہ عارضی لوگ کتنے عرصے سے وہاں کام کر رہے ہیں؟ جب کوئی ہیڈماسٹر ز / مسٹریس عارضی طور پر کام کر رہا ہوتا ہے تو اس کی acceptability and admissibility اس سکول کے اساتذہ میں نہیں ہوتی اور وہ command نہیں کر سکتے۔ اس سلسلہ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس طرح کتنے عرصہ سے کام چلایا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! یہاں پر لوگ سالوں سے لگے ہوئے ہیں ان کو ایڈیشنل چارج ملا ہوا ہے اس کے لئے اب ہم نے کیا کیا ہے اور کیا کرنے جا رہے ہیں وہ میں اس ایوان میں بتانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین! یہاں ہمارے فاضل ممبران جاننا چاہتے ہیں کہ اس مسئلہ کا حل کیا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ ضلع خوشاب کے 26 بوائز ہائی سکولوں میں عارضی ہیڈ ماسٹرز کام کر رہے ہیں جبکہ 41 گرلز ہائی سکولوں میں عارضی ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں۔ جن سکولوں میں مستقل ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں۔ اس وقت پچاس بوائز سکولوں میں مستقل ہیڈ ماسٹر اور اٹھارہ گرلز سکولوں میں مستقل ہیڈ مسٹریس کام کر رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم نے 24۔نومبر 2018 کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کو لکھا تھا کہ ہمیں ہیڈ ماسٹرز لگانے ہیں، وہاں سے اعتراضات لگائے گئے تو اس وقت ان اعتراضات کو ختم کیا جا رہا ہے اور ہم ان کے پاس واپس بھیج رہے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ اگلے چھ ماہ میں وہاں پر ہیڈ ماسٹرز لگ جائیں۔

جناب چیئرمین! ہمیں پچھلے چھ ماہ سے جب سے ہمیں ذمہ داری ملی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ سکولوں کے لئے ہیڈ ماسٹرز سے زیادہ ضروری کوئی چیز نہیں ہے۔ جہاں پر ہیڈ ماسٹرز ٹھیک ہیں وہاں 90 فیصد مشکلات ختم ہو جاتی ہیں کیونکہ اچھا ہیڈ ماسٹر سکول کے مسائل حل کرنے میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے اس لئے ہماری کوشش ہے کہ چھ ماہ کے اندر اندر اس مسئلہ کو حل کیا جائے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! جناب مراد راس نے categorically چھ ماہ کا کہا ہے کہ یہ معاملہ حل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو عارضی ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس لگائی جاتی ہیں۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ منسٹر صاحب نے تسلیم کیا ہے اور ظاہر ہے کہ ہم نے ایسے ہی نظام کو لے کر چلنا ہے لیکن جب مستقل ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس نہیں ہوتی تو اس سکول کے ماحول، بچوں کی تعلیم اور نتائج پر بہت فرق پڑتا ہے۔ ایسا command نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ جو عارضی ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس لگائی گئی ہیں وہ کس معیار پر لگائے گئے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! معیار بہت سادہ ہے کہ وہاں جو سب سے سینئر ٹیچر ہوتا ہے اس کو ایڈیشنل چارج کی ذمہ داری دی جاتی ہے۔ اس کی پالیسی یہ ہے کہ جہاں پر ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل نہیں ہے وہاں سب سے سینئر ٹیچر کو ایڈیشنل چارج دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! اب آپ کا آخری سوال ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں یہاں categorically پورے پنجاب کی بات نہیں کر سکتا لیکن میں اپنے ضلع کی بات کرتا ہوں کہ کئی جگہوں پر سب سے سینئر ٹیچر کو چارج نہیں دیا گیا لہٰذا منسٹر صاحب نے جیسے پہلے سوال پر commitment دی ہے کیا منسٹر صاحب اس سوال پر commitment دیں گے کہ آج کے بعد وہ working کر کے جو بھی سب سے سینئر ٹیچر اس سکول میں موجود ہے اس کو چارج دلوا دیں گے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! پالیسی یہی ہے لیکن کئی دفعہ ایسا بھی ہوا ہے جب آپ سب سے سینئر ٹیچر کو چارج لینے کا کہتے ہیں تو وہ انکار کر دیتے ہیں اس کے بعد آپ دوسرے نمبر پر اور کئی دفعہ تیسرے نمبر کے سینئر ٹیچر کو دیکھنا پڑتا ہے۔ اگر سب سے سینئر ٹیچر انکار کر دے تو ہم زبردستی کسی کو ان کی مرضی کے خلاف نہیں لگا سکتے۔

جناب چیئرمین! اگر معزز ممبر نشاندہی کر دیں کہ کہاں کہاں ایسا نہیں ہوا وہاں میں خود check کروا لوں گا اور جہاں پر کوئی problem ہو گی وہ حل کروا دی جائے گی۔ یہ کوئی issue نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں نے دو ضمنی سوال کئے ہیں ابھی میرا ایک سوال رہتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! سب سے سینئر ٹیچر کبھی یہ نہیں کہہ سکتا، جیسے اگر سینئر ٹیچر کہے کہ میں نہیں پڑھاتا تو کیا یہ اس سے زبردستی پڑھوا نہیں سکتے۔ یہ کیا جواب ہوا؟

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ سوال کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! جب اصول ہے تو اس کے مطابق کام کیا جانا چاہئے۔ اگر سب سے سینئر ٹیچر موجود ہے تو پھر اسے ہیڈ ٹیچر کا ایڈیشنل چارج دیا جانا چاہئے۔ اگر کسی نے چوتھے نمبر کے ٹیچر کو لگانا ہے تو پہلے تین کا کہا جاتا ہے کہ ان تینوں نے تو ایڈیشنل چارج لینے سے جواب دے دیا ہے۔ کیا ایک استانی کی جرأت ہو سکتی ہے کہ وہ confront کرے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ کا سوال کیا ہے۔ آپ سوال کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! آپ کو سمجھ نہیں آئی تو میں دوبارہ کروں۔

جناب چیئرمین: نہیں، مجھے سمجھ آ رہی ہے۔ بہت شکریہ

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! یہ صرف میڈیا کے لئے کھیل رہے ہیں کیونکہ یہ اوپر دیکھ رہے ہیں کہ میڈیا بھی ان کو دیکھ رہا ہے یا نہیں۔ مجھے ان کی سمجھ آ گئی ہے۔

جناب چیئرمین: اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! ابھی میرا سوال رہتا ہے۔

MR CHAIRMAN: You should be serious in the House.

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میرا ایک ضمنی سوال رہتا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ کو serious ہونا چاہئے۔

You are making fun of the Chair. I am sorry you are making fun of the Chair, That's not a good way.

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! پہلے سوال پر ہی آپ temper loose کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، یہ درست نہیں ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! ایسے نہیں چلے گا۔ آپ first time ادھر تشریف لائے ہیں۔ آپ میرے لئے محترم ہیں کیونکہ جس Chair پر آپ بیٹھے ہیں، آپ لوگ مانیں یا نہ مانیں ہم اس Chair کی عزت اور وقار کو جانتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں آپ کو بتاتا ہوں کیونکہ ان کو کیمرے کا شوق ہے کہ وہ کیمرے کے سامنے رہیں اور تقریر کریں۔ اس کا جواب بڑا سادہ سا ہے کہ سب سے سینئر بندہ جب کام کرنا ہی نہیں چاہ رہا اور وہ کہہ دیتا ہے کہ میں ہیڈ ماسٹر نہیں لگنا چاہتا تو اسے نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ 90 فیصد لوگ ہیڈ ماسٹر نہیں لگنا چاہتے۔ (قطع کلامیاں)

MR CHAIRMAN: No cross talks.

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! تقریباً 90 فیصد لوگ ہیڈ ماسٹر کیوں نہیں لگنا چاہتے وہ اس لئے کیونکہ responsibility بڑھ جاتی ہے لیکن باقی چیزیں وہیں ہوتی ہیں۔

جناب چیئرمین! وہ کہتے ہیں کہ ہم extra responsibility کیوں لیں۔ ہم اس کا حل یہ ڈھونڈ رہے ہیں کہ ہم لوگوں کو کم از کم کوئی incentives دیں۔ ہم نے ٹیچرز کا سروے کروایا کہ وہ ہیڈ ماسٹر کیوں نہیں لگنا چاہ رہے تو مختلف چیزیں سامنے آئیں لیکن سروے میں سب سے زیادہ اُن کا جواب یہ تھا کہ ہماری pay increase کی جائے تب ہم ہیڈ ماسٹر لگنے کے لئے تیار ہوں گے۔ جب تک ہم اُن کو extra benefit نہیں دیں گے وہ ہیڈ ماسٹر کی extra responsibility لینے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ most senior تیار نہیں ہوتا تب ہی ہم سیکنڈ یا تھرڈ ٹیچر کو دیکھتے ہیں کیونکہ آپ رضامندی کے بغیر ہیڈ ماسٹر لگا ہی نہیں سکتے۔ کم از کم وہ ہیڈ ماسٹر لگائیں جو رضامند ہوں۔ اگر میں کسی کو زبردستی لگا دوں تو ادارے کی تباہی ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین!جناب مراد راس نے میرا ٹائم ضائع کیا ہے۔اِن کو اپنا کوئی problem ہو گا۔ان کو یہ کیمرے چاہئیں ہوں گے اور اِن کو attract کرتے ہوں گے لیکن مجھے نہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد!شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین!یہ میری چوتھی اسمبلی ہے اور یہ ابھی نئے نئے آئے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی،سید عثمان محمود!سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین!سوال نمبر 813 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان:پی پی۔264 کے سکولوں میں سہولیات کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*813:**سید عثمان محمود:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال2013 تا 2018حلقہ پی پی۔264رحیم یار خان میں کتنے سکولز کو اپ گریڈ کیا گیا تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) سال2013 تا 2018کے دوران حلقہ ہذا کے کتنے سکولوں کو missing facilities کی مد میں کتنے فنڈز جاری کئے گئے؟

(ج) اس حلقہ کے کون سے ایسے سکولز ہیں جن میں مزید کمروں کی ضرورت ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) سال2013 تا 2018حلقہ پی پی۔264رحیم یار خان میں کوئی بھی سکول اپ گریڈ نہیں کیا گیا۔

(ب) سال2013 تا 2018کے دوران حلقہ ہذا کے 86 سکولوں میں بنیادی سہولیات کی مد میں 110 ملین روپے جاری کئے گئے۔

(ج) مذکورہ حلقہ کے سکولوں میں کمرے ضرورت کے مطابق ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میرا معزز منسٹر صاحب سے سوال تھا کہ سال 2013 سے 2018 تک حلقہ پی پی۔ 264 رحیم یار خان میں کتنے سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا، تفصیل سے آگاہ کریں؟

جناب چیئرمین! اس کا جواب ملا کہ 2013 سے 2018 تک حلقہ پی پی۔264 رحیم یار خان میں کوئی بھی سکول اپ گریڈ نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین! میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہے کہ جس طرح پچھلے پانچ سالوں میں ہمارے علاقے جنوبی پنجاب کو basic facilities سے محروم رکھا گیا تو کیا اب بھی ہم موجودہ حکومت سے یہی توقع رکھیں کہ اگلے پانچ سال بھی میرے اس محروم حلقے میں کسی بھی سکول کو اپ گریڈ نہیں کیا جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں اپنے فاضل ممبر کو یہ گارنٹی دلانا چاہتا ہوں کہ یہ مجھ سے آ کر ملیں یا میں اِن کے پاس آ جاتا ہوں، میرے پاس بیٹھ کر مجھ سے details share کریں تو انشاءاللہ تعالیٰ coming 2019-20 کے بجٹ میں یہ کام ضرور کروں گا۔

جناب چیئرمین! پچھلے پانچ سال آپ کو پتا ہے کہ کن کی حکومت تھی اور میں یہ feel کرتا ہوں جو انہوں نے آپ کے ساتھ کیا ہے اس لئے وہ آج اُدھر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو انہوں نے آپ کے ساتھ کیا ہے اُس کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے لے لیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب Chair کو address کریں۔

MR CHAIRMAN: Minister Sahib! Address the Chair please. Order in the House.

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں ان کو بتاتا ہوں کہ یہ میرے ساتھ share کریں تو انشاءاللہ تعالیٰ ہم مکمل cooperate کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میرا دوسرا جزیہ تھا کہ سال 2013 تا 2018 کے دوران حلقہ ہذا کے کتنے سکولوں کو missing facilities کی مد میں کتنے فنڈز جاری کئے گئے؟ اس کا جواب ملا کہ 2013 سے 2018 کے دوران حلقے میں 86 سکولوں کو بنیادی سہولیات کی مد میں 110 ملین روپے جاری کئے گئے۔ میں تھوڑا confused ہوں کیونکہ موجودہ حلقہ delimitation کے بعد تکمیل میں آیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے گزارش کرتے ہوئے پوچھوں گا کہ یہ 86 سکول کون کون سے ہیں کیونکہ پی پی۔264 کا حلقہ delimitation کے بعد بنا تھا اور 2013 سے 2018 تک سابقہ حلقے 292 اور 295 تھے؟

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کو request کروں گا کہ ان 86 سکولوں اور 110 ملین روپے کی تفصیل سے اسمبلی کو آگاہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں پہلے یہ بتاؤں گا کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں کچھ ایسے لوگ ہیں۔۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! میں آپ کو interrupt کر رہا ہوں۔

I welcome the CPA UK delegation in the Speaker box of the Punjab Assembly. Please welcome them.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران نے ڈیسک بجا کر CPA UK delegation کا خیر مقدم کیا)

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Chairman! On behalf of the Opposition as well as the Leader of Opposition, Mr Muhammad Hamza Shahbaz Sharif, I also whole heartedly welcome Madam Sayeeda Hussain Warsi and the entire delegation for the deep interest in Pakistan. Thank you very much.

جناب چیئر مین: شکریہ۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئر مین! جیسے میں آپ کو بتا رہا تھا کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں کچھ لوگ ہیں جو ہمیں ابھی بھی صحیح numbers نہیں دے رہے مگر ہم ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں کیونکہ ہم نے ان لوگوں کو یہاں پر نہیں رہنے دینا۔ آپ کے 86 سکولز در حقیقت 45 سکولز ہیں لہٰذا 45 سکولوں کے اندر 110 ملین روپے لگے ہیں۔

جناب چیئر مین! معزز ممبر کو اگر ساری details چاہئیں تو ہر سکول کی تفصیل میرے پاس موجود ہے لہٰذا یہ آجائیں تو میں ان کو بتا دیتا ہوں۔

سید عثمان محمود: جناب چیئر مین! معزز منسٹر صاحب اور میں ایک ہی fraternity سے ہیں، we belong to the same school اور یہ میرے سینئر ہیں۔ I have utmost faith in this man اور انشاء اللہ مجھے امید ہے کہ میرے حلقے کے ایجوکیشن کے مسائل حل ہوں گے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین: جی، انشاء اللہ۔ اگلا سوال نمبر 833 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے لیکن اُن کی request آئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

MS AZMA ZAHID BOKHARI: Mr Speaker! On her behalf.

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئر مین! آپ on her behalf نہیں کر سکتیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئر مین! پھر رولز change کر لیں۔

جناب چیئر مین: جی، اگلا سوال محترمہ گلناز شہزادی کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئر مین! میں on her behalf لینا چاہ رہی ہوں۔

جناب چیئر مین: محترمہ! اُن کی request آئی ہے لہٰذا ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، محترمہ گلناز شہزادی!

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سوال نمبر 842 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ: محکمہ سکولز ایجوکیشن کے دفاتر اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*842: **محترمہ گلناز شہزادی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ سکولز ایجوکیشن کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں، ان میں تعینات ملازمین کی تفصیل عہدہ وار بتائیں نیز ان کا عرصہ تعیناتی بھی بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ سکولز ایجوکیشن کے کُل دفاتر کی تعداد 13 ہے۔ جن میں سات دفاتر یعنی دفتر چیف ایگزیکٹو آفیسر (DEA)، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (SE)، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (M-EE)، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر لٹریسی، ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (M/W) تحصیل سیالکوٹ گورنمنٹ جامع ہائی سکول سیالکوٹ میں ہیں جبکہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (W-EE) کا آفس جامع سکول کے ساتھ واقع ہے۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (M/W) تحصیل ڈسکہ گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ سیالکوٹ میں واقع ہے۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (M/W) تحصیل پسرور گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 1 پسرور میں واقع ہے۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (M/W) تحصیل سمبڑیال کچہری کمپلیکس میں واقع ہے۔

(ب) ضلع سیالکوٹ کے تعلیمی دفاتر کی اسامیوں اور ملازمین کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! انہوں نے جواب میں مجھے ڈسٹرکٹ سیالکوٹ میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی تفصیل مہیا کی ہے تو میں اس حوالے سے کہنا چاہوں گی کہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کے دفاتر نے پورے ضلع کی مانیٹرنگ بھی کرنی ہوتی ہے، ایجوکیشن پالیسی کو implement کروانا ہوتا ہے اور ساتھ ساتھ قواعد وضوابط کی implementation، ٹریننگ اور بہت سی responsibilities ہوتی ہیں۔ اگر وہاں اسامیاں خالی رہیں تو میرا نہیں خیال کہ وہ اپنی ذمہ داری کو اچھے طریقے سے ادا کر پائیں گے۔ جو تفصیل میرے پاس آئی ہے اس میں بہت سی اہم جگہوں پر سیٹیں still vacant ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ vacant posts کو کب تک fill up کر دیا جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! سب سے پہلے دفاتر کا پوچھا گیا ہے تو ہم سے پہلے والی حکومت نے کمپلیکس بنائے ہی نہیں تھے۔ یہ دفاتر مختلف جگہوں پر ہاسٹلز کے اندر کھولے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین! پہلی چیز یہ کہ جو پیسے انہوں نے چوری کئے تھے اگر وہ واپس دے دیں تو ہم فوراً کمپلیکس بنا دیں گے۔

جناب چیئرمین! دوسری چیز یہ کہ ہم یہ اسامیاں کب پُر کر دیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ 2019 کے اندر تمام خالی اسامیوں کو ہم پُر کریں گے کیونکہ یہ ہمارے back bone ہیں and it is the back bone of our society اس لئے ہم سکولوں کی اسامیوں کو پُر کریں گے جو بہت تھوڑی ہیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! ایک اور ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! بتائیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! میں ان کے جواب سے satisfy نہیں ہو پائی۔ انہوں نے ابھی ایجوکیشن کمپلیکس بنا کر دینے کی جو بات کی ہے تو میرا خیال ہے کہ زکوۃ اور چندے کے پیسے بھی چوری نہ ہوتے تو بہت کچھ کیا جا سکتا تھا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! میں ضمنی سوال یہی کرنا چاہوں گی کہ ایک tradition ہوتی ہے۔ یہ comparisons کی بات کرتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اقتدار سید یاور عباس بخاری اور محترمہ گلناز شہزادی
کے درمیان تلخ جملوں کا تبادلہ ہوا)

جناب چیئرمین: جی، معزز ممبران تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! یہ بیٹھ کر بدتمیزی کرتے رہتے ہیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! دیکھیں، معزز ممبران کو یہ باتیں suit نہیں کرتیں جبکہ منسٹر صاحب ایک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو ہیڈ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! پلیز ایسے نہیں کرتے۔

MRS GULNAZ SHEHZADI: Mr Chairman! You keep your mouth shut.

MR CHAIRMAN: No cross talks please. Order in the House.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! اِن کو تمیز سے بات کرنی چاہئے۔ ان کو تمیز نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! ذرا خیال کیا کریں۔ جی، منسٹر صاحب!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے اپنی نشستوں
کے سامنے کھڑے ہو کر احتجاج کیا اور ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ دیں)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں نے سچ بولا ہے تو اتنا درد ہو رہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب سے کہیں کہ یہ اپنا روّیہ سنجیدہ رکھیں۔ جو ان کے پاس چوری شدہ پیسے ہیں وہ بھی واپس دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس طرح نہیں کہنا۔Please come to the question

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! یہ پیسے واپس دے دیں تو میں آج شروع کروادوں گا۔ انہوں نے تو سارے پیسے چوری کر لئے ہیں تو کہاں سے construction بنوائیں؟

محترمہ عظمٰی زاہد بخاری: جناب چیئرمین! ان کو بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! ان کے روّیے پر ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! سچ بولنے کا یہ جواب ملتا ہے۔ دیکھیں، ان کو سچ بولنے کی کتنی تکلیف ہے۔ یہ ابھی پیسے دے دیں جو چوری کئے ہیں تو میں آپ کو گارنٹی دیتا ہوں کہ کل ہی ان complexes کی بنیادیں ڈلوادوں گا۔

جناب چیئرمین: میاں محمد اسلم اقبال (وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)، جناب سمیع اللہ چودھری (وزیر خوراک)، محترمہ آشفہ ریاض (وزیر وومن ڈویلپمنٹ) اور محترمہ عائشہ اقبال سے request ہے کہ وہ اپوزیشن کو منا کر اس معزز ایوان میں واپس لائیں۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ عظمٰی زاہد بخاری: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کورم point out ہوا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی ہو سکے۔جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(قطع کلامیاں)

جی، گنتی کی گئی ہے کورم پورا ہے لہٰذا اب کارروائی شروع کی جاتی ہے۔جی، میاں محمد اسلم اقبال!

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال):جناب چیئرمین!میں اور وزیر خوراک جناب سمیع اللہ چودھری اور ہماری بڑی بہن وزیر ترقی خواتین محترمہ آشفہ ریاض ہم اپوزیشن کے پاس گئے تھے ہم نے جا کرrequestکی انہوں نے مہربانی کی ہے وہ بائیکاٹ ختم کر کے ہاؤس میں تشریف لے آئے ہیں لیکن ہاؤس کے اندر میں ایکrequestکروں گا کہ خواتین کے حوالے سے ایک روایات رہی کہ ہم میل ممبرز آپس میں شاید جملہ بازی کر لیتے ہیں وہ بھی کسی معزز ممبر کی کسی کے ساتھunderstandingہوتی ہے لیکن کبھی خواتین کے حوالے سے اس ہاؤس کی روایت رہی ہے کہ اس طرح کی کبھی بات نہیں ہوئی توunfortunatelyحکومتی بنچز سے ہماری بہن کے الفاظ کے اوپر انہوں نے کوئیcommentsکئے ہیں وہ کوئی مناسب چیز نہیں تھی۔

جناب چیئرمین!میں نے جو متعلقہ ہمارے معزز ممبر سید یاور عباس بخاری ہیں اُن سے بھیrequestکی ہے کہ ہاؤس کے اندر جو خواتین کا احترام ہے وہ اپنی جگہ پر ہے ہماری کوئی چھوٹی بہنیں ہیں، کوئی بڑی ہیں تو اس حوالے سے میریrequestہو گی۔

جناب چیئرمین!آپ کے توسط سے اپنے فاضل ممبر سے کہ اگر ہماری بہن کی دل آزاری ہوئی ہے اور تمام بہنوں کی تو اس حوالے سے انہیں معذرت کرنی چاہئے اور اپنے الفاظ واپس لینے چاہئیں مجھے امید ہے کہ سید یاور عباس بخاری میری بات کی لاج بھی رکھیں گے اور اس حوالے سے ہاؤس کی کارروائی چلانے کے لئے جو الفاظ آپ کی طرف سے جانے انجانے ہو گئے ہیں توrequestہے اُن کوwithdrawکیا جائے، الفاظ واپس لئے جائیں اور معذرت کی جائے۔

MR CHAIRMAN: We have lot of respect for women.

سید یاور عباس بخاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اللھم صلے علی محمد وعلی آلہ محمد واصحابہ وازواجہ۔

جناب چیئرمین!میں بڑے عرصے سے یہ چیز دیکھ رہا ہوں ہم پارٹیز کی طرف سے elect ہو کر آئے ہیں، select ہو کر آئے ہیں، ہم لوگ بارہ کروڑ عوام کے لیڈرز ہیں جس قسم کے ہم لوگ remarks دیتے ہیں، جس قسم کی ہم لوگ باتیں کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین!خدا کی قسم مجھے دوسری کلاس کے اوپر سے بچے نظر نہیں آتے۔یہاں پر ہم لوگ اس nation کو groom کرنے کے لئے بھی elect ہوئے ہیں select ہوئے ہیں ہم لوگوں نے examples set کرنے ہیں مفروضوں کے اوپر باتیں ہم نے نہیں کرنی ہیں ان کو تو اس بات کے اوپر یہ اعتراض ہے اور میں صرف ان سے نہیں میں پورے ہاؤس سے معذرت کرتا ہوں ٹریژری سے پہلے کیونکہ

> I let them down with whatever I sad and I apologize form the opposition is well.

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

سید یاور عباس بخاری: جناب چیئرمین!لیکن میں ایک چھوٹی سی بات کروں گا۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین!جس طرح آپ نے حکم کیا تھا اُس کے مطابق سلسلہ ہو گیا ہے ہاؤس کی کارروائی کو اب مزید آگے چلنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین!میری معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو سے request ہے کہ ہماری بہن معزز ممبر محترمہ گلناز شہزادی ایوان سے باہر چلی گئی ہیں انہیں جا کر ہاؤس میں لے آئیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو! آپ جائیں۔ جی، اگلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔ وہ تشریف فرما ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری (جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! on his behalf

جناب چیئرمین: آپ on his behalf لے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری (جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! جی، سوال نمبر 847 ہے۔

جناب چیئرمین: جناب شہباز احمد! آپ پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔ آپ کے اوپر کچھ پابندیاں ہیں۔ آپ سوال نہیں کر سکتے۔

پارلیمانی سیکرٹری (جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! ابھی ہمارے نوٹیفکیشن نہیں ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، نوٹیفکیشن ہو گئے ہیں. I am sorry اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔ Order in the House

جناب منان خان: جناب چیئرمین! سوال نمبر 907 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال: گورنمنٹ بوائز ہائی سکول دودھو چک کی زیر تکمیل بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*907: **جناب منان خان:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول دودھو چک ضلع نارووال کی بلڈنگ کی تعمیر خطرناک ہونے کی بناء پر از سر نو شروع کی گئی تھی؟

(ب) ان سکولوں کی کتنی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہیں، کتنی بقایا ہیں، کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور مزید کتنی رقم بلڈنگ کی بقایا تعمیر کے لئے درکار ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بلڈنگ مکمل تعمیر نہ ہوئی ہے اس کی وجہ سے طالب علم مختلف جگہوں پر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں؟

(د) کیا حکومت اس سکول کی بقایا بلڈنگ تعمیر کرنے کے لئے جلد از جلد فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) درست ہے۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول دودھو چک تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال کی بلڈنگ خطرناک تھی جس کی از سر نو تعمیر اے ڈی پی نمبر 459 کے تحت مالی سال 2017-18 میں شروع کی گئی تھی۔

(ب) گورنمنٹ بوائز ہائی سکول دودھو چک تحصیل شکر گڑھ کی بلڈنگ چھت تک مکمل ہو چکی ہے جس کے سامنے والے حصے میں فرش بھی ڈال دیا گیا ہے جبکہ دیواروں کا پلستر، کھڑکیاں، دروازے، بجلی اور رنگ وروغن کا کام ہونا باقی ہے۔ سکول ہذا کی نئی عمارت کے لئے کُل 22.401 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔

جس میں سے 30-جون 2018 تک 8.827 ملین رقم خرچ ہو چکی ہے۔ بقایا 13.574 ملین روپے میں سے مالی سال 2018-19 کے دوران 6.014 ملین روپے کی منظوری ہوئی ہے جو کہ رواں ماہ میں مذکورہ سکول کی عمارت کے بقایا کام کی تکمیل کے لئے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کو جاری کر دی گئی ہے۔

(ج) درست ہے۔ مذکورہ سکول کی عمارت کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ سکول کے طلباء بنیادی مرکز صحت دودھو چک کی عمارت میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو کہ خالی تھی اور استعمال میں نہ تھی۔

(د) جواب جز (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز (الف) کا جواب دیا ہے کہ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول دودھو چک تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال کی بلڈنگ خطرناک تھی جس کی از سر نو تعمیر ہو رہی ہے تو میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ جب dangerous بلڈنگ قرار دی جاتی ہے تو اُس سکول کے بچے کیونکہ سکول چل رہا ہوتا ہے نیا سکول نہیں ہے تو وہ بلڈنگ

ہنگامی بنیادوں پر بنانی چاہیئے تاکہ بچوں کو دوبارہ اِدھر اُدھر خوار نہ ہونا پڑے۔ وہاں بالکل slow, slowکام ہو رہا ہے بلکہ کافی عرصہ سے کام بند پڑا ہے۔انہوں نے جو13 ملین روپے رکھے ہیں۔

جناب چیئرمین!جز (ب) میں کہا ہے کہ ہم نے 6 ملین منظور کئے ہیں۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ pleaseاس کوfully funded کرکے بلڈنگ کو مکمل کیا جائے۔

جناب چیئرمین: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب منان خان: جناب چیئرمین!میں نے آپ کو بتایا ہے کہ یہ ایک خطرناک بلڈنگ تھی جب یہ دوبارہ بن رہی تھی تو اس کو مکمل کیوں نہیں کیا جا رہا ہے اور دوسرا سوال یہ ہے کہ اس کے لئے پیسے تھوڑے کیوں رکھے گئے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین!اس بلڈنگ کے لئے کل 22.4 ملین روپے رکھے گئے ہیں، بلڈنگ کوdemolish کرکے نیا بنایا گیا اور 18-2017 میں جب ان کی حکومت تھی تب ہی یہ کام شروع کیا گیا تھا۔ جنوری2019 میں6 ملین روپےrelease کئے گئے، 7 ملین روپے پڑے ہوئے ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے بجٹ20-2019 میں release ہو جائیں گے۔ وہاں دیواریں کھڑی ہو چکی ہیں اور لینٹر ڈلنا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ بچے قریب والے سکول میں جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین!میں آپ کو یہ بتادوں کہ اس سکول کا فاصلہ زیادہ سے زیادہ دس منٹ کی پیدل مسافت پر ہے اور یہ سکولunder construction ہے۔

جناب چیئرمین!میں آپ کو یہاں پر بہت زبردست بات بتانا چاہتا ہوں کہ چار کنال پر جہاں یہ سکول بنایا جا رہا ہے اور اس کی اٹھارہ کنال گراؤنڈ ہے وہ کچھ فرلانگ دور بنائی گئی ہے۔

جناب چیئرمین!مجھے ابھی تک یہ سمجھ نہیں آئی کہ اس کو کس نےapprove کیا تھا کہ سکول کی بلڈنگ چار کنال میں گاؤں کے اندر بنا دی اورplay ground کچھ فرلانگ دور اٹھارہ کنال میں بنا دیا۔ سکول اٹھارہ کنال کے اندر کیوں نہیں بنایا گیا جہاں پر جگہ پوریavailable تھی؟

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ سوال کر رہے ہیں یا جواب دے رہے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں ان کو انفارمیشن دے رہا ہوں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ کس قسم کا mind set تھا کہ دو فرلانگ دور اٹھارہ کنال پر سکول نہیں بنایا اور چار کنال پر بنا کر کہا کہ بچے اس تنگ راستے سے play ground جائیں اور وہاں جا کر کھیلیں۔ یہ اُس وقت mind set تھا لیکن مجھے نہیں پتا کہ اس کے پیچھے کیا پلان تھا مگر میرے خیال میں تو وہ کوئی چور پلان تھا۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب کی بات کا جواب ایسے دینا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کالج لاہور کی گراؤنڈ کہاں ہے اور گورنمنٹ کالج لاہور کہاں ہے۔ یہاں اگر بچے کھیلنے کے لئے دور play ground جا سکتے ہیں تو وہاں بھی جا سکتے ہیں اور اس وقت پڑھنے کے لئے یہ جگہ کافی تھی جب اس کو بنایا گیا۔ اس طرح کی باتیں کرنے سے اچھا تاثر نہیں آتا بلکہ آپ اس طرح کہیں کہ ہم اس کو بنانا چاہتے ہیں، اس میں جگہ تھوڑی ہے۔ اگر آپ کو جگہ کی ضرورت ہے تو وہاں مزید جگہ لے سکتے ہیں ہمیں کیا اعتراض ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں رانا محمد اقبال خان کی بہت عزت کرتا ہوں۔ یہاں سکول کو demolish کیا گیا۔ جب ایک چیز demolish کر کے نئی بنائی جا رہی ہے تو اس کو بڑی جگہ پر بنانا چاہئے۔ یا تو وہاں پر پرانا سکول ہوتا اور اس کو addition کر رہے ہوتے پھر تو بات سمجھ میں آتی ہے لیکن جب ایک چیز demolish کر دی ہے پھر صحیح جگہ پر کیوں نہیں بنائی گئی جو قریب ہی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جی، جناب منان خان!

جناب منان خان: جناب چیئرمین! میں الجھنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ جو انہوں نے جز(ج) میں جواب دیا ہے اس پر میں بعد میں آؤں گا پہلے اس کا بتائیں۔ آج میں یہ سوال بھی نہ کرتا اصل میں یہ نیا علاقہ شامل ہوا تھا اور نئی حلقہ بندی ہوئی تھی۔

جناب چیئرمین! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جناب مراد راس اس وقت سیاست میں ہوں گے اور نہ ہی میں پیدا ہوا ہوں گا جب سے یہ سکول وہاں موجود ہے۔ یہ سکول1970 سے بنا ہوا ہے اور آج پتا نہیں یہ بات کس طرف لے کر جا رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جناب منان خان، پلیز! ضمنی سوال کریں۔

جناب منان خان: جناب چیئرمین! پہلے مجھے یہ بتائیں کہ انہوں نے یہ سوال کیوں اٹھایا کہ یہ سکول چار کنال میں کس طرح بنایا گیا؟ یہ اسے خود چیک کریں کہ یہ سکول کس زمانے میں بنا تھا یہاں اس طرح کے سوال کرنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: انہوں نے موقع کی مناسبت سے define کیا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میرا صرف یہ پوائنٹ تھا کہ جب ایک چیز demolish ہو گئی ہے اگر اس میں addition ہو رہی ہوتی تو سمجھ آتی تھی جب وہ demolish ہو گئی تو ساتھ ہی بہتر جگہ تھی وہاں اسے کیوں نہیں بنایا گیا؟

جناب چیئرمین: آپ نے define کر دیا ہے بہت شکریہ۔ جناب منان خان! آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب منان خان: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب جز(ج) پڑھ کر سنا دیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! جز(ج) پڑھ دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! جز(ج) میں لکھا ہے کہ مذکورہ سکول کی عمارت کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ سکول کے طلباء بنیادی مرکز صحت دودھو چک کی عمارت میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو کہ خالی تھی اور استعمال میں نہ تھی۔

جناب منان خان: جناب چیئرمین! پہلی بات یہ ہے کہ جو انہوں نے جواب دیا ہے وہاں دودھو چک کے نام سے کوئی مرکز صحت ہے ہی نہیں۔ وہاں پر کوئی ایسا BHU ہے ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! دوسرا یہ ہے کہ جہاں پر وہ پڑھ رہے ہیں وہ دوسرا گاؤں ہے اس کا نام "گولیاں" ہے اور وہ دو تین کلو میٹر فاصلے پر ہے بچوں نے پیدل جانا ہوتا ہے۔ یہ جواب بالکل ہی جھوٹ پر مبنی ہے اور یہ ایوان کی تضحیک کی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں ان کے ساتھ کسی کو بھجوا دیتا ہوں وہ خالی بلڈنگ ہے اور BHU کے لئے بنی تھی وہ کبھی استعمال نہیں ہوئی یہ وہاں پر بند پڑی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! پھر میں پچھلی حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ BHU کی بلڈنگ بنا کر خالی بند کی ہوئی تھی۔ وہاں پر temporary طور پر بچوں کو پڑھایا جارہا ہے جیسے ہی اس سال سکول تیار ہو جائے گا بچے واپس شفٹ ہو جائیں گے۔ چونکہ وہ جگہ دو حصوں میں تقسیم ہے بچے پڑھیں گے اُدھر اور کھیلیں گے کہیں اور جا کر۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب منان خان! آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب منان خان: جناب چیئرمین! آپ کمیٹی بنا دیں، اس کی انکوائری ہو جائے کہ کیا سچ ہے وہاں پر ہسپتال چل رہا ہے یا نہیں؟ میری انفارمیشن کے مطابق یہ کہیں اور چل رہا ہے BHU میں نہیں چل رہا ہے۔ جو انہوں نے دودھو چک کا نام لکھا ہے میں چیلنج کرتا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے اس پر کمیٹی بنا کر انکوائری کروائی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! کیا آپ انکوائری کی assurance دیتے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں کہہ رہا ہوں کہ یہ میرے پاس آئیں وہاں چلتے ہیں اور میں ان کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ کا بندہ بھیجتا ہوں ان ساری چیزوں کو verify کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین! میں کہہ رہا ہوں کہ اس کو verify کریں یہ ان کا حلقہ ہے میں بالکل کہہ رہا ہوں۔ اگر یہاں ڈیپارٹمنٹ کی کوئی غلطی ہے یا کوئی غلط انفارمیشن ہے تو میں بالکل ماننے کے لئے تیار ہوں۔ اگر غلط ہے تو یہ میرے پاس آئیں اور اس کو بیٹھ کر حل کر لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب منان خان! منسٹر صاحب نے assurance دے دی ہے۔

جناب منان خان: جناب چیئرمین! اس پر کمیٹی بنائی جائے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! اس پر کمیٹی بنانے کی کیا ضرورت ہے؟

جناب چیئرمین: اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

جناب منان خان: جناب چیئرمین! آپ پہلے اس کو تو settle کریں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب نے آپ کو assurance دے دی ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 930 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔264 میں
بوائز و گرلز سکولوں کی تعداد اور اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*930: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔264 رحیم یار خان میں بوائز و گرلز سکول کتنے ہیں نیز کتنے پرائمری اور ہائی سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس حلقہ میں بوائز و گرلز سکولوں کی تعداد بہت کم ہے کیا حکومت مزید سکولز خصوصاً گرلز سکولز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی۔264رحیم یار خان میں 112 بوائز اور 79 گرلز سکولز ہیں۔ حلقہ ہذا میں آبادی کے لحاظ سے پہلے ہی سکولز اپ گریڈ ہیں اور کسی سکول کو اپ گریڈ نہیں کیا گیا۔

(ب) درست نہ ہے۔حلقہ ہذا میں 191 گرلز و بوائز سکولز ہیں جو کہ آبادی کے لحاظ سے کافی ہیں۔ البتہ بڑھتی ہوئی آبادی کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید سکول بھی بنائے جاسکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میری جتنی بھی reservations تھیں اور جو سوالات سکول اپ گریڈیشن کے حوالے سے تھے وہ جناب منسٹر صاحب نے address کر دیئے ہیں۔ جو میرا اگلا سوال تھا وہ relevant to that انشاءاللہ

I will sit with the Minister and resolve the issue. Thank you.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال جناب خالد محمود کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! سوال نمبر 935 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل بورے والا پی پی۔230 میں
گرلز اور بوائز سکولوں کی تعداد اور اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*935: **جناب خالد محمود:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل بورے والا کے حلقہ پی پی۔230 میں کتنے گرلز اور بوائز ہائی سکول ہیں؟

(ب) اس حلقہ کے دیہی علاقہ میں موجود گرلز اور بوائز ہائی سکولوں کو حکومت اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) تحصیل بورے والا کے حلقہ پی پی-230 میں چار گرلز اور بیس بوائز ہائی سکولز ہیں۔

(ب) مالی سال 19-2018 کے دوران صوبہ بھر میں اپ گریڈیشن کی کوئی سکیم شامل نہ کی گئی ہے۔ تاہم محکمہ سکولز ایجوکیشن کی جانب سے رواں ماہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو تجاویز بھیجی جا رہی ہیں۔ جس میں آئندہ مالی سال 20-2019 میں سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے رقم کی استدعا کی گئی ہے۔ رقم کی منظوری کے بعد مذکورہ حلقہ میں اپ گریڈیشن کی جملہ شرائط پر پورا اترنے والے سکولوں کو اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! میں نے تحصیل بورے والا کے حلقہ پی پی-230 کے گرلز اور بوائز ہائی سکول کی تعداد پوچھی تھی تو اس کا جواب آیا ہے کہ گرلز ہائی سکول چار اور بوائز ہائی سکولز بیس ہیں۔ یہ جواب سرے سے ہی غلط ہے۔ اتنی بڑی constituency میں نہ تو گرلز کے چار سکول ہیں وہ اس سے زیادہ ہیں اور بوائز کے تو بیس ہے ہی نہیں۔

جناب چیئرمین! منسٹر صاحب اس کی تفصیلات بتا دیں کہ وہ بیس بوائز ہائی سکول کہاں ہیں اور چار گرلز ہائی سکول پی پی-230 میں کہاں کہاں ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! جناب خالد محمود بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کیونکہ اس کی correction میرے پاس آئی تھی۔ سی ای او غلام مصطفیٰ برجیس نے جو

انفارمیشن لا کر دی ہے اس کو ہم نے correct کروایا ہے اور اس پر ہم ان کے خلاف ایکشن لے رہے ہیں۔ بوائز کے کل سکول بارہ ہیں اور گرلز کے 13 ہیں۔ جواب میں جو چار اور بیس لکھا ہوا ہے وہ دونوں نمبر غلط ہیں۔

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! بوائز کے وہاں پر گیارہ سکولز ہیں، وہ بارہ سکولز نہیں ہیں اور اگر بارھواں بنوا دیں گے تو گنتی پوری ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین! دوسرا میرا اسی سوال میں جز(ب) تھا کہ کیا ان سکولز کو گورنمنٹ اپ گریڈیشن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر ارادہ رکھتی تو کب تک اور نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ وہ منسٹر صاحب نے بتایا، آج ابھی ہائر ایجوکیشن کمیٹی کی میٹنگ تھی جو چیئرپرسن صاحبہ بنی تو ہم نے ان کو بھی مبارکباد دی اور ان کی یہ wording تھی کہ گورنمنٹ کی priority ہے لیکن اس میں تو کہیں پر priority نظر نہیں آئی اور 19-2018 میں اپ گریڈیشن کے لئے فنڈز ہی نہیں رکھے گئے۔

جناب چیئرمین! آج سے ایک ہفتہ پہلے تقریباً 15 تاریخ کو وزیراعلیٰ کی "دنیا" ٹی وی پر statement چل رہی تھی کہ ہم نے پنجاب میں 2ہزار سکولوں کو اپ گریڈ کیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، please آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! میں ضمنی سوال ہی کرنے لگا ہوں کہ وزیراعلیٰ نے کہا ہے کہ 2ہزار سکولز کو اپ گریڈ کیا ہے جبکہ منسٹر صاحب ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ جواب دے رہے ہیں کہ 19-2018 میں اپ گریڈیشن کے لئے فنڈز ہی نہیں رکھے گئے اور آنے والے بجٹ میں فنڈز رکھیں گے تو پھر سکولوں کو اپ گریڈ کریں گے۔

جناب چیئرمین! اب پتا نہیں کہ ڈیپارٹمنٹ غلط بول رہا ہے یا وزیراعلیٰ غلط کہہ رہے ہیں۔ منسٹر صاحب یہ تعین کر دیں کہ اس میں کس کی statement غلط ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں سب سے پہلی چیز ان کو یہ بتا دوں کہ تین سکولز اس وقت اپ گریڈ ہو رہے ہیں جہاں پر construction بھی ہو رہی ہے:

1. گورنمنٹ گرلز ہائی سکول441EB ہے جو ہائی سکول سے ہائر سیکنڈری سکول اپ گریڈ ہو رہا ہے۔
2. گورنمنٹ گرلز ہائی سکول505EB ہے جو ہائی سکول سے ہائر سیکنڈری سکول اپ گریڈ ہو رہا ہے۔
3. بوائز ہائی سکول بھی اپ گریڈ ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین!دوسری بات میں اپنے فاضل ممبر کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری number one priority ہے کہ ہر یونین کونسل کے اندر گرلز ہائی سکول ہونا چاہئے اور جو یونین کونسل رہ گئی ہیں2019-20 کے بجٹ میں انشاءاللہ تعالیٰ ان ہر یونین کونسل کے اندر لڑکیوں کے لئے گرلز ہائی سکول بنائے جائیں گے اور اس پر کام شروع کیا جائے گا اس لئے میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرے پاس آجائیں اور اگر ان کے پاس اور کوئی سکولز ہیں وہ نشاندہی کریں تو ہم بالکل ان پر کام کریں گے۔

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین!میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول EB/505 اور انہوں نے جو261 میں سکولز کا ذکر کیا وہ دو سال پہلے سے بلڈنگ بن رہی تھیں اور وہ near completion ہیں مگر اس وقت ان کے کام بند ہیں کہ وہاں پر کنٹریکٹر یا ڈیپارٹمنٹ کے پاس فنڈز نہیں ہیں تو یہی منسٹر صاحب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ان پر توجہ دیں اور ان کو complete کریں جب تک اگلا بجٹ آئے گا تب پہلے والی بلڈنگ گرنے کے قابل ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین!باقی میں ان سے مل بھی لوں گا، ان سے گزارش بھی کر لوں گا اور ان سے توقع رکھوں گا کہ انشاءاللہ ہر یونین کونسل میں ایک ایک گرلز ہائی سکول یا ہائی سکول کو اپ گریڈ کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین!میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین!سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ مالی سال2018-19 کے دوران صوبہ بھر میں اپ گریڈیشن کی کوئی سکیم شامل نہ کی گئی ہے تو میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو اس سے پہلے کی ongoing schemes ہیں،

وہ 80فیصد سے90فیصد مکمل ہیں اور ان میں زیادہ تر100فیصد بھی مکمل ہیں لیکن وہاں پر کلاسز شروع نہیں ہو سکیں تو کیا منسٹر صاحب یہassure کرواتے ہیں کہ وہ پورے صوبہ میں جس جس ضلع میںongoing schemesہیں ان میں بقایا فنڈز دیں گے جہاں پرabove 60 percent fundingہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین!secondly جہاں پر90فیصد سے100فیصد کام مکمل ہے اور کلاسیں شروع نہیں ہو سکیں تو کیا وہ وہاں پر کلاسیں شروع کروا دیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! جہاں پر بھی پچاس فیصد سے اوپر کام ہو چکا ہے انشاءاللہ تعالیٰ وہاں پر اسی سال کلاسیں شروع بھی ہو جائیں گی اور اس سوال کے اندر جو سکولز اس علاقے کے آئے ہوئے ہیں یہ میرے پاس آکر جن جن کی نشاندہی کریں گے۔

جناب چیئرمین! میں آفس بیٹھا ہوں یہ میرے پاس آئیں تو میں ابھی اس پرdetails لے لیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ سوال نہیں صوبے کی بات ہو رہی ہے اور آپ نے صوبے کی بات کی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک!.Address the Chair

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں کہہ رہا ہوں کہ آپ میرے پاس آئیں۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ سکولز سوال میں شامل نہیں، یہ صوبے کی بات کیوں شامل نہیں ہو سکتی۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں پی پی۔30 کی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: انہوں نے آپ کوassurance دی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Chairman! I could not understand this serious ministry of honourable Minister Sahib.

جناب چیئرمین! ایک طرف انہوں نے جواب دیا ہے کہ سال 19-2018 میں اپ گریڈیشن کی کوئی سکیم شامل نہ کی گئی ہے He is very respectable for me and he is a competent man.، ابھی منسٹر صاحب فرمارہے ہیں کہ تین سکولوں کی اپ گریڈیشن ہو رہی ہے تو کس بات کو درست سمجھیں، ہم اس جواب کو درست سمجھیں یا منسٹر صاحب نے جو اپنی statement دی ہے اس کو درست سمجھیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں نے شروع میں کہا تھا کہ جس بندے نے یہ جواب بھیجا ہے ہم نے اس کے خلاف کارروائی شروع کی ہے اور میں اس کے جواب کو ہی درست کر کے بتا رہا تھا، so that is the reason why جہاں سے غلط جواب آیا ہے ان کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے اور جو correction تھی وہ میں نے کر دی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ صدیقہ صاحبداد خان کا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! On her behalf.

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان! on her behalf پر ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1010 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ صدیقہ صاحبداد خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری سکولوں کی بہتری سے متعلقہ تفصیلات

*1010: **محترمہ صدیقہ صاحبداد خان:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا حکومت سرکاری سکولوں کی بہتری، اساتذہ کی ٹریننگ اور سکولوں کے طالب علموں کے لئے ٹرانسپورٹ کا بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

حکومت سرکاری سکولوں کی بہتری کے لئے ہمہ وقت کوشاں اور متحرک ہے۔ حکومتی کاوشوں کی بدولت پنجاب کے سرکاری سکولوں کا معیار تعلیم بلند ہوا ہے اور بہتر تعلیمی نتائج سامنے آئے ہیں جس کے باعث سرکاری تعلیمی اداروں اور اُن پر عوام کے اعتماد میں اضافہ بھی ہوا ہے۔ سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولیات (ٹائلٹ، پینے کا صاف پانی، باؤنڈری وال، بجلی، فرنیچر) کی فراہمی کے لئے مسلسل کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اساتذہ کرام کی حاضری اور اُن کی تدریسی کارکردگی کی نگرانی کے لئے ایک مربوط نظام قائم ہے۔

حکومت سرکاری سکولوں کے اساتذہ کی مسلسل پیشہ ورانہ تربیت کے لئے انتظامات مکمل کر چکی ہے۔ مذکورہ تربیت کے لئے پنجاب بھر میں ضلعی سطح پر 43ادارے جبکہ مرکز کی سطح پر 2000تربیتی ادارے قائم کئے گئے ہیں۔ ان تربیتی اداروں میں 14,432 پیشہ ورانہ تربیت کار تیار کئے جا چکے ہیں۔

مزید برآں مرکز کی سطح پر 3269اے ای اوز تعینات کئے گئے ہیں۔ جو سکولوں کا ماہانہ دورہ کریں گے اور پرائمری کے اساتذہ کی مسلسل رہنمائی کریں گے۔ حکومت تمام ایلیمنٹری اور سیکنڈری سکولوں کے سربراہان کی عالمی معیار پر 28روزہ تربیت برٹش کونسل کے تعاون سے کروا رہی ہے۔ جہاں تک سرکاری سکولوں کے طلباء کو ٹرانسپورٹ مہیا کرنے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ موجودہ مالی سال میں ایسی کوئی سکیم شامل نہ کی گئی ہے تاہم حکومت کی جانب سے منظوری اور مطلوبہ رقم کی

فراہمی پر محکمہ سرکاری سکولوں کے طلباء کو ٹرانسپورٹ مہیا کرنے کے لئے ضروری کارروائی عمل میں لائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بھی ضمنی سوال کر لیجئے گا۔ اب ان کو موقع دے دیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال دو لائن کا ہے اور اس جواب کے پہلے حصے کی تیسری لائن میں چوتھا جملہ ہے کہ سکولوں کا معیار تعلیم بلند ہوا ہے اور بہتر تعلیمی نتائج سامنے آئے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو بہتر نتائج سامنے آئے ہیں یہ اس سال یعنی یہی سال جس میں ہم کھڑے ہیں اور 19-2018 کے کن امتحانات کے متعلق ہے اگر تو ان بہتر نتائج میں، students کے رزلٹ میں ان کی ratio بہتر ہوئی ہے یا first class زیادہ آئی ہیں یا اس ٹریننگ کے نتیجے میں کوئی 60 percent and above marks زیادہ آئے ہیں اس ضمن میں بات ہو رہی ہے یا overall سکولز کی کارکردگی بہتر ہوئی ہے اور یہ کس سال کے متعلق بات کی جارہی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! یہ ایک بڑا اچھا سوال کیا گیا ہے کیونکہ یہ ایک generalized statement دی گئی ہے کہ in the past six months جو efforts کی جارہی ہیں، ہمیں اس کے رزلٹ میں جو چیزیں بہتر نظر آرہی ہیں اور جو ان کی details ہیں وہ میرے پاس پڑی ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے فاضل ممبر میرے پاس آئیں اور میں اس سوال کے اندر جن چیزوں کی بات کر رہا ہوں وہ میں انہیں دکھا دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! اب میں جواب پڑھ دیتا ہوں اور جواب میں لکھا یہ گیا ہے کہ حکومت سرکاری سکولوں کی بہتری کے لئے ہمہ وقت کوشاں اور متحرک ہے۔ حکومتی کاوشوں کی بدولت پنجاب کے سرکاری سکولوں کا معیار تعلیم بلند ہوا ہے اور بہتر تعلیمی نتائج سامنے آئے ہیں جس کے باعث سرکاری تعلیمی اداروں اور اُن پر عوام کے اعتماد میں اضافہ بھی ہوا ہے۔ سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولیات (ٹائلٹ، پینے کا صاف پانی، باؤنڈری وال، بجلی، فرنیچر) کی فراہمی کے لئے مسلسل کوششیں کی جارہی ہیں تو میرا ضمنی سوال ہے کہ پنجاب میں لگ بھگ 54000ہزار کے قریب سکولز ہیں، یہ چھ ماہ کے اندر تو ہو نہیں سکتا تھا، یہ جو پچھلا سالانہ رزلٹ ہے اور مئی 2018 کے بعد کوئی سالانہ امتحان بھی نہیں ہوا، جو سرکاری نتائج تھے وہ بھی پچھلے سال کی کارکردگی کی بنیاد پر تھے۔ شکریہ

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! ایک جو کوشش کی جارہی ہے اور ہم جن کوششوں میں لگے ہوئے ہیں، ہم جو چیزیں کررہے ہیں اور جو changes لانے میں آج سے چھ مہینے پہلے شروع ہوئے تھے، جو نتائج ہمارے پاس آرہے ہیں اور جو انفارمیشن ان کو چاہئے، جو رزلٹ ہم دیکھ رہے ہیں، جو ہم اپنے سروے کرواکر دیکھ رہے ہیں اور ہم نے جو پالیسیاں change کی ہیں ان کی وجہ سے وہ رزلٹ ہمارے سامنے آرہے ہیں۔ اگر وہ ان کو چاہئیں تو یہ میرے پاس آئیں اور میں ان کو دکھا دیتا ہوں۔

محترمہ شاہین رضا: جناب چیئرمین! میں صدیقہ آپا کے ایماء پر ایک ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے سوال کیا تھا کہ بچوں کے لئے ٹرانسپورٹ ہونی چاہئے لیکن محکمے نے جواب دیا ہے کہ یہ پالیسی میں نہیں ہے۔ ابھی بھی کئی علاقے کے سکولوں میں ٹائلٹ کی کمی ہے، وہ کسی بڑے پراجیکٹ کو اپنے ساتھ ملا کر سکولوں میں ٹائلٹ پر بھی کام کرنا چاہ رہی ہیں۔ آپ نے ایک بہت اچھا کام کرکے تعلیم کی ایک مربوط پالیسی بنائی ہے۔

جناب چیئرمین! میری استدعا ہے کہ آپ وہ پالیسی سب کو circulate کردیں۔

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جھنگ: پی پی۔126 میں پرائمری، ایلیمنٹری اور ہائی سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*843: **جناب محمد معاویہ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔126 ضلع جھنگ میں کتنے پرائمری، ایلیمنٹری اور ہائی سکول ہیں؟

(ب) کتنے نئے سکولز کی تعمیر جاری ہے؟

(ج) کیا تمام سکولز میں پینے کے صاف پانی اور واش رومز کی سہولیات موجود ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی پی۔126 ضلع جھنگ میں 16 ہائی وہائر، 16 ایلیمنٹری اور 45 پرائمری سکولز ہیں۔

(ب) مذکورہ حلقہ میں کوئی نیا سکول زیر تعمیر نہ ہے۔

(ج) پی پی۔126 کے تمام سکولوں میں پینے کا صاف پانی اور واش رومز کی سہولت موجود ہے۔

صوبہ میں گرلز سکولز کی تعداد اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*1034: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں اس وقت کتنے گرلز سکولز قائم ہیں؟

(ب) کیا ان تمام گرلز سکولوں میں ٹائلٹ کی سہولت میسر ہے؟

(ج) صوبہ کے جن گرلز سکولوں میں ٹائلٹ نہ ہیں کیا حکومت ٹائلٹ بنوانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت 27,734 گرلز سکولز قائم ہیں۔

(ب) 27,705 گرلز سکولوں میں ٹائلٹ کی سہولت میسر ہے جبکہ 29 گرلز سکولوں میں ٹائلٹ کی سہولت میسر نہ ہے۔

(ج) صوبہ کے جن گرلز سکولوں میں ٹائلٹ موجود نہ ہے وہاں ٹائلٹ کی تعمیر کے لئے آئندہ ترقیاتی منصوبہ 20۔2019 میں رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی کتابوں کی پرنٹنگ سے متعلقہ تفصیلات

35: چودھری اشرف علی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کس کس جماعت کے لئے کتابیں تیار کرواتا ہے، کلاس کے مطابق تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 2011 میں پنجاب کریکولم اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے سلیبس کو مرتب کرنا اور revise کرنا اب کریکولم اتھارٹی کی ذمہ داری ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب کریکولم اتھارٹی کا ایک ریسرچ ونگ بھی کام کر رہا ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ اتھارٹی نے اب تک کس جماعت کے سلیبس کو کتنی مرتبہ revise کیا ہے؟

(و) مذکورہ اتھارٹی کا دفتر کہاں واقع ہے اور یہ کن کن افسران و ماہرین پر مشتمل ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، جماعت ادنیٰ (کچی) یعنی Pre-One سمیت اوّل تا بارہویں جماعت تک کی لازمی واختیاری درسی کتب مروّجہ طریق کار کے مطابق تیار اور شائع کرتا ہے۔ ان درسی کتب کی جماعت وار مکمل تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 30۔جولائی 2012 کو "پنجاب کریکولم اتھارٹی ایکٹ 2012 منظور کیا۔ Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس ایکٹ کے تحت اگست 2012 میں پنجاب کریکولم اتھارٹی کا قیام عمل میں آیا جس کا دفتر وحدت کالونی، لنک وحدت روڈ، لاہور پر واقع تھا۔ حکومت پنجاب نے 19۔ستمبر 2014 کو "پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ آرڈیننس 2014 جاری کیا Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کے تحت پنجاب کریکولم اتھارٹی اور پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، دونوں ادارے ختم ہو گئے اور ان دونوں مذکورہ اداروں کو باہم ضم کر کے ایک نئے ادارے "پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ" کا قیام عمل میں لایا گیا۔
بعد ازاں پنجاب اسمبلی نے اس آرڈیننس کی منظوری بطور "پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ ایکٹ 2015 دی۔

(ج) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ ایکٹ 2015 کے تحت، ابتدائے بچپن کی تعلیم (ECE) سے لے کر انٹرمیڈیٹ کی سطح تک کے نصاب کو مرتب کرنے / نظر ثانی کرنے کی ذمّہ داری، اب پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کی ہے۔

(د) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کا ادارہ، وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظور کردہ ایک اعلیٰ سطحی بورڈ آف گورنرز کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے، جس میں حکومت پنجاب کے چار مختلف محکموں کے سیکرٹری صاحبان، متعلقہ تعلیمی و انتظامی اداروں کے سربراہان اور تجربہ کار و ممتاز تعلیمی ماہرین شامل ہیں۔ بورڈ آف گورنرز کے چیئرمین جنرل (ریٹائرڈ)

محمد اکرم خان ہیں جبکہ ادارے کی سربراہی حکومت پنجاب کے تعینات کردہ مینجنگ ڈائریکٹر کرتے ہیں۔ایکٹ کے مطابق اس ادارے کے درج ذیل پانچ شعبے ہیں:

1	کریکولم ونگ	4	ایڈمنسٹریشن ونگ
2	مینوسکرپٹ	5	فنانس ونگ
3	پروڈکشن ونگ		

ہر شعبے کا سربراہ ڈائریکٹر ہوتا ہے۔اس ادارے میں کوئی مخصوص ریسرچ ونگ تو نہیں ہے، تاہم نصاب اور کتاب کے مواد میں تبدیلی ریسرچ کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

(ہ) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ نے اپنے قیام 2015 سے لے کر اب تک جماعت اوّل تا جماعت دہم تک کے تمام لازمی مضامین (ماسوائے اسلامیات) کے نصاب کو بورڈ آف گورنرز کی منظوری سے بتدریج revise کیا ہے۔

(و) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کا مرکزی دفتر 21-E-II گلبرگ۔III میں واقع ہے جبکہ اس کا کریکولم ونگ وحدت کالونی، لنک وحدت روڈ پر واقع ہے۔

نصاب سے متعلقہ اُمور، شعبہ نصاب کی ذمّہ داری ہے۔ اس شعبے میں ایک مینجنگ ڈائریکٹر، ایک ایڈیشنل ڈائریکٹر اور چھ ڈپٹی ڈائریکٹرز کام کر رہے ہیں۔ شعبہ کریکولم میں کام کرنے والے ماہرین کی تفصیل Annex-D۔ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ: پی پی۔57 میں (بوائزو گرلز) پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کی تعداد اور مسنگ فیسلٹیز سے متعلقہ تفصیلات

36: چودھری اشرف علی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔57 گوجرانوالہ میں کتنے (بوائز و گرلز) پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ سکولز میں کون کون سی missing facilities اور ان کو کب تک پورا کر دیا جائے گا؟

(ج) مذکورہ سکولز میں سے کس کس سکول کی بلڈنگ dangerous ہے اور کس کس سکول کی بلڈنگ طلباء اور طالبات کی تعداد کے لحاظ سے ناکافی ہے؟

(د) مذکورہ سکولز میں سے کس کس سکول کے معاملات کس کس معزز عدالت میں زیر سماعت ہیں؟

(ہ) مذکورہ سکولز میں سے کون کون سے شیلٹر لیس سکولز ہیں؟

(و) حکومت سال 19-2018 میں کس کس سکول کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ز) مذکورہ حلقہ میں کون سے سکولز ہیں جن کی عمارت از سر نو تعمیر کی گئی اور اب ان کا موجودہ status کیا ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی۔57 گوجرانوالہ میں 17 پرائمری، چھ مڈل اور 23 ہائی (گرلز و بوائز) سکولز ہیں۔ ان تمام سکولوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ حلقہ میں سات سکولز ایسے ہیں جن میں بنیادی سہولیات کی کمی ہے لسٹ Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈی ای اے) گوجرانوالہ کی جانب سے موصول شدہ مراسلہ میں فنڈز منظور کرنے کی استدعا کی گئی ہے۔

موجودہ مالی سال 19-2018 کے دوران بنیادی سہولیات کی مد میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے تاہم آئندہ مالی سال 20-2019 میں سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے رقم مختص کی جائے گی جس سے مذکورہ حلقہ کے سکولوں میں بنیادی سہولیات کی کمی پوری ہو جائے گی۔

(ج) جن سکولوں کی عمارات خطرناک اور اُن سکولوں میں جہاں عمارات طلباء و طالبات کی تعداد کے لحاظ سے ناکافی ہیں اُن کی تفصیل۔Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ حلقہ کے جن سکولوں کے معاملات مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ اُن کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ حلقہ میں کوئی بھی سکول شیلٹر لیس نہ ہے۔

(و) حکومت سال 19-2018 میں گورنمنٹ FD ماڈل ایلیمنٹری سکول چراغ نگر گوجرانوالہ کو اپ گریڈ کردے گی۔

(ز) مذکورہ حلقہ کے سکولوں کی از سرِ نو تعمیر شدہ عمارات اور اُن کے موجودہ status کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور شہر میں گرلز ہائی سکولوں میں

بنیادی سہولتوں کی محرومی اور اساتذہ کی کمی سے متعلقہ تفصیلات

132: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں کتنے گرلز ہائی سکول کی چار دیواری نہ ہے؟

(ب) کتنے گرلز ہائی سکول میں لیٹرین کی سہولت نہ ہے؟

(ج) کتنے گرلز ہائی سکول میں خواتین اساتذہ کی کمی ہے اور یہ کمی کب تک پوری کردی جائے گی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے اکثر گرلز پرائمری سکولوں میں ہیڈ مسٹریس نہ ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان پرائمری و گرلز سکولوں میں بچیوں کے لئے کھیلوں کی سہولیات نہیں ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں نیز حکومت اس بارے میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع لاہور کا کوئی بھی سرکاری گرلز ہائی سکول چار دیواری کے بغیر نہ ہے۔

(ب) تمام گرلز ہائی سکولوں میں لیٹرین کی سہولت موجود ہے۔

(ج) ضلع لاہور کے 199 گرلز ہائی سکولوں میں اساتذہ کی کمی ہے۔ اساتذہ کی کمی کو بہت جلد نئی بھرتی / بین الاضلاعی تبادلوں کے ذریعے پُر کردیا جائے گا۔

(د) درست نہ ہے۔ ضلع لاہور کے تمام گرلز پرائمری سکولوں میں ہیڈ مسٹریس موجود ہیں۔

(ہ) درست نہ ہے۔ پرائمری گرلز سکولوں میں بچیوں کے لئے اِن ڈور کھیلوں کی سہولیات موجود ہیں۔

لاہور شہر میں کرائے کی بلڈنگ میں چلنے والے
پرائمری سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

133: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں کتنے پرائمری سکول کرائے کی عمارتوں میں چل رہے ہیں اور کرائے کی مد میں سالانہ کتنی ادائیگی کی جارہی ہے؟

(ب) جو سکول کرائے کی عمارتوں میں چل رہے ہیں حکومت ان کی اپنی عمارت کب تک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) لاہور شہر کے کتنے ہائی سکولوں میں لیٹرین کی سہولت موجود نہ ہے؟

(د) کتنے سکولوں میں پانی کی سہولت نہ ہے؟

(ہ) لاہور شہر کے کتنے ہائی سکولوں میں طلباء کی تعداد کے مطابق کمرے نہ ہیں یہ کب تک کمرہ جات کی کمی پوری کر دی جائے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع لاہور میں سات بوائز پرائمری سکول کرائے کی بلڈنگ میں چل رہے ہیں اور کرائے کی مد میں سالانہ کرایہ مبلغ-/ 18,76,368 روپے ادائیگی کی جارہی ہے۔

(ب) محکمہ سکولز ایجوکیشن نے بحوالہ چٹھی نمبر SO(ADP-I) Release-420/2018-19 مورخہ 03-01-2019 ADP-Schemes 2018-19 کے تحت ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی لاہور کو فنڈز جاری کر دیئے ہیں Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے لہٰذا جو سکول کرائے کی عمارتوں میں چل رہے ہیں ان کی اپنی عمارات مالی سال 2018-19 میں تعمیر کر دی جائیں گی۔

(ج) ضلع لاہور کے تمام ہائی سکولز میں لیٹرین کی سہولت موجود ہے۔

(د) تمام سکولز میں پانی کی سہولت موجود ہے۔

(ہ) لاہور شہر کے 144ہائی سکولز میں طلباء کی تعداد کے مطابق کمرے نہ ہیں البتہ ان سکولز میں کمرہ جات کی کمی مالی سال19-2018میں پوری کر دی جائے گی۔اس ضمن میں محکمہ کی جانب سے بحوالہ چھٹی نمبرSO(ADP-I)Release-420/2018-19 مورخہ03-01-2019 ADP-Schemes 2018-19کے تحت ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی لاہور کو فنڈز جاری کر دیئے گئے ہیں۔Annex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی پی۔120 میں گرلز و بوائز پرائمری ایلیمنٹری کی تعداد اور ان کو اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

147: جناب محمد ایوب خان: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔120ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے گرلز و بوائز پرائمری، ایلیمنٹری، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول کہاں کہاں پر ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیامذکورہ حلقہ میں یونین کونسل کی سطح پر گرلز و بوائز ہائی سکول موجود ہیں اگر نہیں تو کیا حکومت ہر یونین کونسل میں گرلز و بوائز ہائی سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ چک269 G B/کوٹ کھیتران کافی آبادی پر مشتمل ہے لیکن وہاں گرلز ہائی سکول نہ ہونے کی وجہ سے بچیاں پرائمری سطح سے آگے نہیں پڑھ سکتیں؟

(د) کیا محکمہ درج بالا چک کے گرلز پرائمری سکول کو فوری طور پر ایلیمنٹری یا ہائی سکول میں اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی پی۔120ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جو سکول کام کر رہے ہیں ان کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جہاں جہاں یہ سکول کام کر رہے ہیں اُن کی تفصیلAnnex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے:

کیٹیگری آف سکولز	گرلز سکولوں کی تعداد	بوائز سکولز کی تعداد	میزان
گورنمنٹ پرائمری سکول	65	60	125
گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول	35	29	64
گورنمنٹ ہائی سکول	26	18	44
گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول	04	01	05
میزان	130	108	238

(ب) مذکورہ حلقہ میں یونین کونسل کی کل تعداد 20 ہے۔ حلقہ ہذا میں 30 گرلز ہائی و ہائر سیکنڈری سکولز اور اُنیس بوائز ہائی و ہائر سیکنڈری سکولز کام کر رہے ہیں جبکہ درج ذیل آٹھ یونین کونسل کی سطح پر ہائی سکول نہیں ہیں۔ حکومت مرحلہ وار ایسی یونین کونسلز جن میں ہائی سکول نہیں۔Left Over یونین کونسلز پالیسی کے تحت ہائی سکول بنا رہی ہے۔

نمبر شمار	نام یونین کونسل	یونین کونسل نمبر	سکول	ریمارکس
1	چک نمبر 290ج ب	33	گرلز و بوائز ہائی سکول	چک نمبر 294ج ب میں گرلز ہائی سکول کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے۔
2	چک نمبر 186گ ب	42	گرلز ہائی سکول	
3	چک نمبر 189گ ب	43	بوائز سکول	
4	چک نمبر 269گ ب	44	گرلز ہائی سکول	
5	چک نمبر 262گ ب	45	گرلز ہائی سکول	
6	چک نمبر 291گ ب	48	بوائز سکول	
7	چک نمبر 296گ ب	51	بوائز سکول	
8	چک نمبر 350گ ب	52	گرلز ہائی سکول	چک نمبر 348گ ب ڈھیری میں گرلز ہائی سکول کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے۔

(ج) درست ہے۔ چک نمبر GB/269 کوٹ کھیتران کافی آبادی پر مشتمل ہے لیکن وہاں گرلز ہائی سکول نہ ہے کیونکہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 269 گ ب کوٹ کھیتران کا رقبہ صرف ایک کنال دو مرلے ہے اور سکول ہذا کا رقبہ ایلیمنٹری سطح کی عمارت کے لئے ناکافی ہے اس گاؤں میں state land موجود نہ ہونے کی وجہ بھی ہائی

سکول کے قیام کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ تاہم مخیر حضرات کے تعاون سے سکول کے لئے مطلوبہ رقبہ کے حصول کے لئے کاوش جاری ہے۔ مطلوبہ رقبہ مہیا ہونے پر سکول کو اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔

(د) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 269 گ ب کوٹ کھیتران کا رقبہ 1 کنال 2 مرلے ہے اور اس میں ایلیمنٹری سطح کی عمارت کی تعمیر کے لئے مطلوبہ رقبہ موجود نہ ہے لہٰذا یہ سکول مطلوبہ رقبہ کے حصول تک اپ گریڈ نہیں کیا جا سکتا۔

محکمہ سکولز ایجوکیشن میں ٹیچروں کی ترقیوں کی پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

178: جناب نصیر احمد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ میں سکول ٹیچروں کی اگلے سکیلوں میں ترقیوں کے لئے کوئی پالیسی موجود ہے، تفصیلاً بیان فرمائیں؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اس پالیسی کے مطابق کتنی سروس کے بعد ایک ٹیچر اگلے سکیل میں ترقی کا اہل قرار پاتا ہے؟

(ج) محکمہ میں اس وقت ٹیچروں کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں، سکیل وار تفصیل مہیا کی جائے؟

(د) کیا حکومت ان خالی اسامیوں پر ٹیچروں کی ترقیاں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) محکمہ میں سکول ٹیچروں کی اگلے سکیلوں میں ترقیوں کے لئے پروموشن پالیسی لاگو ہے۔
اس پالیسی کے تحت اساتذہ کی ترقی کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے:

(i) سنیارٹی پوزیشن

(ii) پروبیشن پیریڈ کا مکمل ہونا

(iii) سروس رولز میں درج کی گئی اہلیت اور تجربے کا ہونا

Punjab Civil Servants (Minimum Length of Service for Promotion (vi) Rules, 2003کے مطابق سروس کا دورانیہ ہونا

(iv) سروس ریکارڈ اورPersonal Evaluation Reports

(v) ٹریننگ / محکمانہ امتحان پاس کرنا

(ب) استاد کی اگلے سکیل میں ترقی کے لئے دو سالہProbation Periodمکمل ہونا ضروری ہوتا ہے۔اس کے بعد سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سروسز رولز2014کے مطابق Cum Fitness Seniorityکا معیار ملحوظِ خاطر رکھا جاتا ہے۔

(ج) محکمہ میں اس وقت سالانہ سکول شماری19-2018کے مطابق صوبہ میں اساتذہ کی 37,741اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ان خالی اسامیوں کی سکیل وار تفصیلAnnex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام خالی اسامیاں پروموشن کوٹا کی نہ ہیں۔پروموشن کا عمل جاری ہے اور ہر ماہ ضلع اور محکمہ کی سطح پر پروموشن کی میٹنگز ہوتی رہتی ہیں جبکہ ابتدائی بھرتی کی اسامیوں پر کنٹریکٹ بھرتی کی جاتی ہے۔

نارووال:پی پی۔48میں گرلز و بوائز سکولز کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

224:جناب منان خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع نارووال پی پی۔48میں کتنے(گرلز و بوائز)سکولز ہیں اور ان میں کتنے طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں،بیان فرمائیں؟

(ب) ضلع نارووال پی پی۔48 کے(گرلز و بوائز)سکولز میں کتنے اساتذہ فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور اساتذہ کی کتنی اسامیاں خالی ہیں نیز حکومت کب تک،ان اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) نارووال حلقہ پی پی۔48 میں محکمہ سکولز ایجوکیشن میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کب تک ان کو پُر کیا جائے گا بشمول اساتذہ اور دیگر سٹاف سے متعلقہ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی پی۔48 ضلع نارووال میں گرلز و بوائز سکولوں کی تعداد اور زیر تعلیم طلباء اور طالبات کی تعداد درج ذیل ہے:

بوائز سکولز کی تعداد	:	114
گرلز سکولز کی تعداد	:	183
ٹوٹل	:	297
طلباء کی تعداد	:	22569
طالبات کی تعداد	:	25113
ٹوٹل	:	47,682

(ب) پی پی۔48 ضلع نارووال میں گرلز و بوائز سکولوں میں تعینات اساتذہ کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تعینات اساتذہ کی تعداد	:	1688
خالی اسامیوں کی تعداد	:	179

محکمہ کی جانب سے صوبہ بھر میں ریشنلائزیشن کے حوالے سے اعداد و شمار اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔ جس کا بنیادی مقصد طلباء کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اساتذہ کی تعیناتی کرنا ہے۔ ریشنلائزیشن کا عمل مکمل ہونے پر پی پی۔48 ضلع نارووال میں خالی اسامیوں پر ترجیحی بنیادوں پر اساتذہ تعینات کر دیئے جائیں گے۔

مزید برآں حکومت کی جانب سے اساتذہ کی بھرتی منظور ہونے پر بھی مذکورہ حلقہ میں خالی اسامیوں پر اساتذہ کو تعینات کر دیا جائے گا۔

(ج) پی پی۔48 ضلع نارووال میں اساتذہ اور دیگر سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تعداد	:	179

سٹاف کی خالی اسامیوں کی تعداد : 176

اساتذہ کی خالی اسامیاں پُر کرنے کے متعلق وضاحت جواب جز(ب)میں کر دی گئی ہے۔ جہاں تک دیگر سٹاف کی تعیناتی کا تعلق ہے تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ اس وقت حکومت کی طرف سے بھرتی پر پابندی عائد ہے۔ حکومت کی جانب سے بھرتی پر پابندی اُٹھائے جانے کے بعد پی پی۔48 ضلع نارووال میں ضروری سٹاف تعینات کر دیا جائے گا۔

لاہور:حلقہ پی پی۔154 میں حکومت کے پرائمری سکولوں کی تعداد اور کرایہ کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

235:چودھری اختر علی: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔154 لاہور میں حکومت کے کتنے پرائمری سکول کس کس علاقہ میں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان میں زیادہ تر سکول کرایہ کی بلڈنگ میں ہیں، ان کے ماہانہ کرایہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ حلقہ کے کس کس پرائمری سکول کی بلڈنگ کتنے رقبہ میں بنائی گئی ہیں ہر سکول کے علیحدہ علیحدہ رقبہ کی تفصیل بیان فرمائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی پی۔154 لاہور میں حکومت کے تین پرائمری سکول موجود ہیں۔ جن کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ پی پی۔154 لاہور میں کوئی ایسا سکول نہ ہے جو کرایہ کی عمارت میں چل رہا ہو۔

(ج) پی پی۔154 لاہور میں حکومت کے تین پرائمری سکول موجود ہیں۔ جن کی سکول و رقبہ وار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: حلقہ پی پی۔153 کے پرائمری سکولوں میں سٹاف کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

236: چودھری اختر علی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔153 لاہور کے پرائمری سکول میں کل کتنا سٹاف ہے، ہر سکول کے اسٹاف کی تفصیل سکیل وار علیحٰدہ علیحٰدہ بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان سکولوں میں اساتذہ کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹیچر اکثر سکولوں سے غائب رہتے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان سکولوں میں اسٹاف کی کمی کو پورا کرنے اور ان ٹیچروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو اکثر سکول سے غائب رہتے ہیں تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی۔153 لاہور کے پرائمری سکولوں میں اساتذہ کی تعداد 47 لسٹ سکیل وار Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ ان سکولوں میں طلباء کی تعداد کے مطابق اساتذہ کی تعداد پوری ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ کوئی استاد سکول اوقات میں غائب نہیں رہتا۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈی ای اے لاہور کے افسران، عملہ اور مانیٹرنگ سیل کے ذریعے سکولوں کی نگرانی کی جاتی ہے اور اس حوالے سے باقاعدہ رپورٹ مرتب کی جاتی ہے۔ کسی شکایت کی صورت میں فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(د) جوابات (ب اور ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

بہاولپور کے علاقہ چولستان میں (گرلز و بوائز) پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

266: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولپور کے علاقہ چولستان میں کتنے (گرلز و بوائز) پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول ہیں؟

(ب) کتنے سکولوں کی بلڈنگ ہیں اور کتنے سکولوں کی بلڈنگ نہ ہیں، ان کے نام اور ان میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد بتائیں؟

(ج) کیا حکومت ان سکولوں کی بلڈنگ تعمیر کرنے اور ان میں ٹیچرز کی خالی اسامیاں پر کرنے نیز دیگر missing سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع بہاولپور کے علاقہ چولستان میں سرکاری پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری (گرلز و بوائز) سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سکول لیول	بوائز سکولز	گرلز سکولز	کُل سکولز
پرائمری سکولز	39	06	45
مڈل سکولز	07	10	17
ہائی سکولز	07	05	12
ہائر سیکنڈری سکولز	02	01	03
ٹوٹل سکولز	55	22	77

(ب) ضلع بہاولپور کے علاقہ چولستان کے بلڈنگ اور بغیر بلڈنگ والے سرکاری سکولوں کی تعداد اور اُن میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد درج ذیل ہے:

سکول وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سکول مع بلڈنگ	سکول بغیر بلڈنگ	بلڈنگ والے سکولز کے طلباء کی تعداد	بغیر بلڈنگ والے سکولز کے طلباء کی تعداد
66	11	8121	1129

(ج) ضلع بہاولپور کے علاقہ چولستان کے سکولوں کو ADP سکیم سال 19-2018 میں شامل کر دیا گیا ہے۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن کی جانب سے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی بہاول پور کو مورخہ 02.01.2019 کو اپ گریڈیشن، خستہ سکولز عمارات، بنیادی سہولیات اور

آئی ٹی لیب کی مد میں 25.743ملین جاری کئے گئے جو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی بہاولپور کی جانب سےExecuting Agenciesکو جاری کر دیئے گئے ہیں۔مزید انفرادی سکیم کی مد میں 9.460ملین روپے بھی جاری کئے گئے وہ بھی چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈی ای اے)بہاولپور نے جاری کر دیئے ہیں تاکہ سکیمیں بر وقت مکمل ہو سکیں۔

لاہور:اساتذہ کو کمپیوٹرز فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

277:جناب نصیر احمد: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سکولوں میں بچوں کے لئے غذا کی فراہمی اور جدید طرز تدریس کے فروغ کے لئے اساتذہ کو ٹیبلٹ / کمپیوٹرز فراہم کرنے کا کیا تعلق ہے؟

(ب) اساتذہ کو ٹیبلٹ / کمپیوٹر فراہم کرنے کے لئے مالی سال19-2018 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور ضلع لاہور میں کتنے اساتذہ کو یہ سہولت فراہم کی جائے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) سکولوں میں اب تک گورنمنٹ کی طرف سے اساتذہ کو ٹیبلٹ / کمپیوٹر فراہم نہیں کئے گئے صرف وہ سکول جہاں ECEروم بنائے گئے ہیں۔وہاں بچوں کی جدید تعلیم کی آگاہی کے لئے ٹیبلٹ موجود ہیں جو بچے استعمال کر رہے ہیں۔

(ب) اساتذہ کو ٹیبلٹ / کمپیوٹر فراہم کرنے کے لئے مالی سال19-2018 کے بجٹ میں ابھی تک کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین!پوائنٹ آف آرڈر۔ابھی وزیر موصوف ایوان میں موجود ہیں کل گوجرانوالہ میں ایک بڑاunfortunate واقعہ ہوا ہے۔وہاں ایک سکول کی چھت گر گئی جس میں ایک سکول ٹیچر جو ڈیوٹی پر تھی وہ جاں بحق ہو گئی اور ہیڈ ماسٹر زخمی ہو گئے۔

جناب چیئرمین: اس واقعہ کا ذکر ہو گیا ہے اور ہم نے ان کے لئے فاتحہ خوانی بھی کی ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہاں ایسا صرف ایک ہی سکول نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے بھی ایسے واقعات رونما ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ اس پر کوئی تحریک لے آئیں۔جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ بہر حال آج مجھے موقع دیا گیا ہے لیکن میں ایک بات آپ کے علم میں ضرور لانا چاہتا ہوں کہ ایجنڈے پر جو اہم معاملات ہوتے ہیں، جو burning issues ہوتے ہیں وہ نہیں آرہے۔ جس معزز ممبر کی بھی کوئی کاوش مشکل سے floor پر آ بھی جاتی ہے تو وہ زیر بحث نہیں آتی۔

جناب چیئرمین! وزیر قانون موجود ہیں پچھلے چھ ماہ میں اگر میرے معاملات بہت زیادہ فلٹر ہو کر بھی آئے ہیں اس میں زیرو آر نوٹس اور تحاریک التوائے کار بھی ہیں لیکن آج تک floor پر کسی کا کوئی جواب نہیں دیا گیا اور تمام کے تمام burning issues ہیں۔ آج خوش قسمتی سے وزیر تعلیم موجود ہیں ابھی بہت تعریف کی جارہی تھی کہ اب سکولوں کے حالات بہت اچھے ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ exams season کے اندر جبکہ تمام صوبے میں امتحان شروع ہو گئے ہیں یا ہونے والے ہیں لیکن بچوں کو پی ایس ایل میچز کے اندر لگا دیا گیا ہے۔ آپ اندازہ لگائیے کہ بچے کیسے پڑھیں گے اور اس ملک کا سٹینڈرڈ کیسے up ہو گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 88 شیخ علاؤالدین کی ہے۔جی، شیخ علاؤالدین! آپ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں ایک بات کرنے کے بعد تحریک کی طرف ہی آ جاؤں گا۔کل ہمارے ڈویلپمنٹ فنڈز پر جو analysis آئے ہیں اندازہ لگائیں کہ ڈویلپمنٹ کے لئے کوئی پیسا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شیخ علاؤالدین !یہ تو لمبی بحث ہو جائے گی پلیز آپ اپنی تحریک التوائے کار کی طرف آئیں۔

اوکاڑہ کے گرلز اور بوائز ہائی سکولوں کو کئی ایکڑ اراضی سے محروم کرنے کا انکشاف

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین !میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اوکاڑہ کے گرلز اور بوائز ہائی سکولز جن میں طلباء و طالبات کی تعداد 4550 ہے کو تقریباً چوبیس ایکڑ زمین جس میں سکول کی بلڈنگ، پلے گراؤنڈ اور 72 رہائشی کوارٹرز سے محروم کیا جارہا ہے۔ اوکاڑہ ٹیکسٹائل مل کے مالکان نے یہ چوبیس ایکڑ زمین مع تمام سکول کی بلڈنگ کے ساتھ 53 کروڑ روپے کرایہ اور سود کی مد میں سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے مطالبہ کیا ہے۔ جس کی بنیاد Enemy Property Act کے تحت صرف چالیس لاکھ روپے میں یہ اربوں کی پراپرٹی کا مالک ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے۔

جناب چیئرمین! محرک حیران ہے کہ یہ تمام پراپرٹی مفاد عامہ کے لئے آج تک Acquisition Act 1894 کے تحت کیوں نہ acquire کی گئی۔ علاقے کی آبادی تقریباً اڑھائی لاکھ افراد پر مشتمل ہے اور ان دو سکولوں کے علاوہ کوئی اور سکول نہ ہے۔ ہزاروں بچوں اور اساتذہ کا مستقبل کیا ہو گا اور ان کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات کئے جائیں گے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین! صرف ایک example کے لئے عرض کرتا ہوں کہ کسی بھی تحریک پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے تاکہ پتا لگے کہ ground realities کیا ہیں؟ مجھے 99 فیصد یقین ہے کہ اس کا جواب بھی نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! پھر آپ ان چیزوں کو ایجنڈے پر ہی نہ لائیں۔ پچھلے پانچ چھ مہینوں کے اندر ایک چیز کا بھی جواب نہیں آیا ایک بھی زیرو آر کا جواب نہیں آیا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے وزیر قانون کو بتادوں کہ پہلے ایسا ہوتا تھا کہ the moment میں تحریک التوائے کار move کرتا تھا تو محکمہ alert ہو جاتا تھا اور اس پر کچھ نہ کچھ کام شروع ہوتا تھا لیکن اب میں نے جتنی بھی تحاریک التوائے کار اور زیرو آرز نوٹس دیئے میں ایک ہی مثال دوں گا کہ آج بھی لارنس گارڈن میں اسی طرح گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں پھر رہی ہیں۔ ہم تو اپنے ان اثاثوں کو نہیں سنبھال سکے، ہمارا کیا بنے گا؟ اور یہاں جان بوجھ کر جواب نہیں دیا جاتا۔

جناب چیئرمین: اگلی تحریک التوائے کار محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں نے جو بات کی ہے اس پر تو کوئی رولنگ دیں۔

جناب چیئرمین: آپ کی تحریک التوائے کار pending کر دی گئی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آئے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! یقیناً آپ کا اختیار ہے آپ اسے pending کر لیں لیکن پہلے متعلقہ منسٹر کھڑے ہو کر اس پر اپنا نقطہ نظر ایوان کے سامنے پیش کریں۔ اس کے بعد آپ کی رولنگ یقیناً final ہو گی۔

جناب چیئرمین: اسی لئے تحریک التوائے کار pending کی ہے تاکہ منسٹر صاحب اس کی تیاری کر کے آئیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! متعلقہ منسٹر کھڑے ہو کر یہاں کوئی سٹیٹمنٹ تو دیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! آپ نے کس کے کہنے پر یہ تحریک التوائے کار pending کی ہے؟ کسی منسٹر نے تو own نہیں کیا۔ جب وہ own نہیں کریں گے، یہ نہیں کہیں

گے کہ یہ تحریک میرے متعلقہ ہے لیکن ابھی اس کا جواب محکمے سے نہیں آیا لہٰذا میری request پر pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: میں نے منسٹر کی request پر یہ تحریک التوائے کار pending کی ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! میں نے تو نہیں دیکھا کہ کوئی منسٹر اٹھ کر کھڑا ہوا ہو اور pending کرنے کے لئے کہا ہو۔ آپ اس طرح نہ کریں۔

جناب چیئرمین! میں معذرت کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ آپ ہاؤس کو کسی decorum کے ساتھ چلنے دیں آپ کسی سیکرٹری کے کہنے پر pending نہیں کر سکتے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! آج یہ سارے ادھر کھڑے ہو کر بڑے ہیرو بن رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: اس طرح نہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ بتادوں کہ ہم پچھلے پانچ سال وہاں اپوزیشن میں بیٹھے ہوتے تھے۔ جب سپیکر نے کوئی معاملہ pending کر دیا تو آج تک کبھی نہیں کہا گیا کہ منسٹر کھڑے ہو کر pending کرائے۔ انہوں نے پانچ سال ہمارے ساتھ یہ کیا اور آج ان کو بہت تکلیف ہو رہی۔

MR CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on Monday the 25th February, 2019 at 3.00 pm. Thank you very much.